خالقِ ارض و سما کا افلاکی کلاک

تحریر : حافظ محمد صفدر ساجد

انسان ہر روز بلکہ ہر لحہ افلاک کے عظیم و جلیل اور وسیع کلاک کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور اُس کے دلفریب جمال' اس کی دل کشا وسعت' اور اُس کی دل فزا بیکرانی کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ یہ کلاک اتنا بڑا' اس قدر فراخ' ایسا قوی اور اتنا پُر ہیبت ہے کہ اُس کی حرکات کو اربوں انسان' خواتین اور بچے' دنیا کے ہر حصے میں دیکھتے ہیں۔ یہ کائنات کا کلاک ہے۔ اس پر سوئیاں یا ہندسے نہیں ہیں' تاہم اس کا صحیح وقت بتانے کا طریق کار (Mechanism) اس قدر درجۂ کمال کو پہنچا ہوا ہے کہ سالوں پر سال گزرے' صدیوں پر صدیاں بیتیں' اور ہزاروں' بلکہ لاکھوں اور کروڑوں قرن گزرے ہیں' مگر صحیح وقت کے معاملے میں خالقِ ازل کے اس کلاک میں سیکنڈ کے اربویں حصے تک کا فرق نہیں آیا۔

ہمارے معمول کے کلاک کی تین سوئیاں ہوتی ہیں جو گھنٹے' منٹ اور سیکنڈ بتاتی ہیں۔ اسی طرح دیدۂ ظاہربین کے لئے آفاق کے کلاک کے بھی' سوئیوں کی جگہ تین اجزاء ہیں۔ یہ تین اجزاء ہماری زمین' چاند اور ہمارا سورج ہیں جو حیات و جمال اور جلال کا مرقع ہیں۔ انسان کی رہائش اور زندگی کے لئے پانی' ہوا' حرارت اور روشنی جیسی ہزاروں ضروریات والی حیات کے لئے موزوں ترین زمین' حسن ماہ کامل کا مالک ہمارا شہزادۂ جمال یعنی ضوفشاں قمر' اور قوی و عزیز تابندہ و پائندہ آفتاب عالم تاب' آتش و حرارت سے غضب ناک کہ جس کی طرف ہم آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتے' ہولناک مرکز نور و حرارت' صاحب ہیبت و جلال' مہر درخشاں' مرکز نظامِ شمسی' جس کے گرد آخری سیارہ پلوٹو ۳۷ کروڑ کلو میٹر کے حیرت فزا فاصلے پر محو طواف ہے۔

آج انسان اپنے نظامِ شمسی کے ان عجائباتِ فلکی کے بارے میں اپنے آباء سے کہیں

زیادہ خبر و نظر کا مالک ہے اور اتنا ہی زیادہ متحیر ہے' بلکہ حیرت سے انگشت بدنداں ہے۔
اب اسے علم ہے کہ کائنات کی بے کنار فضا میں سیارے اور ستارے اتنے دور اور بعید ہیں کہ گویا امرِ غیب ہیں۔ گلیلیو اور دوسرے خردمندوں نے دوربین ایجاد کر کے علم کے اصل حیرت کدے میں گویا ایک کھڑکی کھول دی۔ جدید رصد گاہیں پورے عالم میں جابجا پہاڑوں کی چوٹیوں پر بنی ہوئی ہیں جن میں ایسی دوربینیں لگی ہوئی ہیں جو کروڑوں نوری سالوں کے فاصلے پر واقع اجرامِ فلکی کو تلاش کر لیتی ہیں۔ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے بعید بین ماہرین افلاک اس طرح آسمانوں کو چھان مارتے ہیں جس طرح بہت بلندی پر اڑتا ہوا شاہین وسیع و عریض زمین و کوہستان پر اپنی تیز اور گہری نگاہ سے اپنے صید کی تلاش کر رہا ہوتا ہے۔ انتہائی حساس اور جدید ترین دوربین کائنات کے آخری بعید کناروں سے ریڈیائی لہروں کے سگنل کو گرفت میں لے لیتی ہے۔

اب ماہرین علم الافلاک ہمیں ریڈیو اسٹرانومی کی مدد سے خالق و مالک کی ناقابل یقین وسعتوں والی اس بے حدود جنّتِ نگاہ میں لے آئے ہیں جو ممکن ہے قدرت کے ازلی منصوبے میں 'حیات بعد الممات کی ابدی زندگی میں غیرفانی انسانی کی جولاں گاہ بنے گی۔

رصد گاہوں میں بیٹھے ہوئے سائنس دان جدید ترین کیمروں کی مدد سے ان "غائب" سیارگان کو ہمارے دیدہ و دل کے لئے "حاضر" بنا رہے ہیں۔ یہ سائنس دان سیاروں کے فاصلوں کو ناپتے ہیں' ان کی کمیت' کثافت اور درجۂ حرارت بتاتے ہیں۔ ان کے قطر' حجم' اور رفتار کے بارے میں معلومات دیتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ اُن میں سے کس کے گرد کتنے چاند ہیں اور وہ آفتاب کے گرد اور اپنے محور کے گرد اپنی سالانہ سیر کتنے عرصے میں مکمل کرتے ہیں۔ علماءِ افلاک ان کی کشش' جھکاؤ اور دباؤ کے بارے میں بتاتے ہیں۔ وہی کہتے ہیں کہ ہماری زمین کا مادہ یا کمیت ۶۰ کے آگے ۲۰ صفر میٹرک ٹن ہے۔ اُف خدایا' ہماری زمین کتنی بڑی ہے!

لیکن نہیں' یہ تو سورج کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ سورج اتنا بڑا ہے کہ ہماری زمین جیسی سوا تین لاکھ زمینیں اس میں سما سکتی ہیں۔ عطارد ہمارے تین ماہ کے عرصے میں سورج کے گرد طواف مکمل کرتا ہے۔ جبکہ پدی جتنا پلوٹو ہمارے ۲۴۸ سالوں

کے برابر وقت میں اپنا ایک سال یعنی سورج کے گرد ایک طواف مکمل کرتا ہے۔ زہرہ وہی سیارہ ہے جو کبھی طلوع آفتاب سے پہلے مشرق کی جانب اور اکثر غروبِ آفتاب کے بعد مغرب کی جانب ضوفشاں نظر آتا ہے۔ فیضِ فطرت نے آپ کو دیدۂ شاہین عطا کیا ہے تو اسی طرح، خلوت زہرہ و زحل و زمین میں یہ اسرار ہیں فاش، جو زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ "نگاہ چاہئے اسرار لاالہ کے لئے"

داستانِ آفاق کے یہ کردار اپنی دلچسپ سرگزشت بیان کرتے ہیں۔ یہ جو نظارہ ہائے گوناگوں دکھاتے ہیں اس پر اور ان اجرامِ کائنات کی نزاکتوں اور عظمتوں پر دیدہ ور کا دل عجب طرح سے دھڑکتا ہے۔ اور وہ مجسم سوال بن جاتا ہے کہ "وہ عقلِ کُل اور داناو بینا ہستی کون ہے جس نے ان بھاری بھرکم اور گرانڈیل اجسام کو بیکراں خلاؤں میں ان کے ازلی راستے پر ڈالا ہے اور ان کے مدار و مسیر مقرر کئے ہیں؟ وہ ذات اعلیٰ و عظیم کون ہے جس کے ادراک، دانش اور قوت و طاقت نے ایسی زبردست تخلیقاتِ جلیلہ کیں؟ کس نے ان کی تصویر و تشکیل اور تخلیق کا حکم دیا اور فرمانِ "کن" جاری کیا، چنانچہ فوراً تعمیل حکم ہوئی "فَیَکُوْنُ" اور عظیم زمین، اعلیٰ قمر، شاندار آفتاب، غیر محدود فضا، زبردست کہکشائیں اور متحیر کن کائنات وجود میں آگئی۔

ہماری مقدس کتاب ہمیں ابدی صداقت کی راہ دکھاتی ہے اور بیان کرتی ہے :

﴿ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابِ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (یونس : ۵)

"یہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے سورج کو چمکتا دمکتا بنایا ہے اور چاند کو منور و تاباں کیا ہے۔ پھر اس نے ان کے درجے اور گھٹنے بڑھنے کی منزلیں مقرر فرمائیں، تاکہ تم اس سے برسوں اور تاریخوں کے حساب معلوم کرو۔ اللہ نے یہ سب کچھ برحق ہی پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی نشانیوں کو کھول کھول کر پیش کر رہا ہے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں"۔

پھر یہ راہنمائی عاقل و خداترس کو یاد دلاتی ہے :

﴿ اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ ... ﴾ (الاعراف : ۱۸۵)

"کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے نظم و انتظام پر غور نہیں کیا؟ اور کیا انہوں نے اس کی مخلوقات و تخلیقات کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ نہیں کیا ہے؟"

خالقِ ارض و سما کا افلاکی کلاک کیا ٹک ٹک کرتا ہے اور غور و فکر کرنے والے ہوش مند کو کیا پیغام دے رہا ہے؟ حکیم الاُمّت کی ایک مشہور نظم کے تین عظیم مصرعے اس پیغام کی ترجمانی کرتے ہیں جس میں وہ فرماتے ہیں کہ اے وقت اور زمانوں کے پیدا کرنے والے! انفس و آفاق میں تیری نشانیاں ظاہر و باہر ہیں اور تیری ہی ذات لازوال اور حیّ و قیّوم ہے ؎

اے انفس و آفاق میں پیدا ترے آیات
حق یہ ہے کہ ہے زندہ و پائندہ تری ذات
تو خالقِ اعصار و نگارندۂ آفات!

فَاعْتَبِرُوا یَااُولِی الْاَبْصَار!!

مراحل انقلاب کے نقطہ نگاہ سے سیرتِ مطہرہ کا ایک منفرد مطالعہ

اسلامی انقلاب کیلئے سرگرم عمل افراد کیلئے مشعل راہ

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ' کے گیارہ خطبات پر مشتمل کتاب

منہج انقلابِ نبویؐ

کا نیا ایڈیشن' جو حسن ظاہری ہی نہیں حسن معنوی کے اعتبار سے بھی سابقہ ایڈیشن پر فوقیت رکھتا ہے' چھپ کر آ گیا ہے

دیدہ زیب کمپیوٹر کمپوزنگ' عمدہ طباعت' چار رنگوں میں شائع شدہ خوبصورت سرورق'

صفحات : 376 قیمت مجلد : 160 روپے ' غیر مجلد : 140 روپے

شائع کردہ : مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن' 36-کے' ماڈل ٹاؤن لاہور